بچوں کے لیے قصص القرآن

آسان اور دل چسپ انداز میں

سب سے سچی قصہ

اشتیاق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

بچوں کے لیے قصص القرآن
آسان اور دل چسپ انداز میں

سب سے سچے قصّے

maktabaqudusia.com

اشتیاق احمد

ANDAZ
PUBLICATIONS

andazpublications@gmail.com

فہرست

1	غار والے	11
2	ظالم بادشاہ	19
3	سو سال بعد	23
4	خندقوں والے	29
5	سونے کا بچھڑا	37
6	سزا کا میدان	42
7	بندر بن گئے	46
8	زندہ ہو گئے	49
9	بدنصیب قوم	54
10	وہ ایک اونٹنی	59
11	ستر بنی اسرائیلیوں کا قصہ	67
12	مچھلی کے پیٹ میں	71
13	کیسا امتحان	77
14	انوکھی قربانی	81
15	پہلی تعمیر	87
16	چھوٹے پرندے	91
17	وہ ایک کنواں	97

maktabaqudduasia.com

دو باتیں

میرے کبھی تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ مجھے بھی کبھی 'دو باتیں' لکھنا پڑیں گی۔ لیکن یہ انہونی، ہونی ہوگئی۔

ہمارے والد محترم رحمۃ اللہ کراچی جانے سے پہلے 'بچوں کے لیے قصص القرآن' مکمل کر چکے تھے اور 'بچوں کے لیے قصص الحدیث' لکھ رہے تھے۔ یہ دونوں کتابیں ان کی زندگی کی آخری کتابیں ہیں۔ اس سے پہلے علامہ اقبال کی زندگی پر 'علامہ اقبال قدم بقدم' اور علامہ اقبال کی بچوں کے لیے لکھی گئی نظموں پر کتاب 'بچوں کے لیے اقبال کہانیاں' لکھی تھی۔

''قصص القرآن'' کا کام مکمل کر کے بھائی آصف محمود کو کمپوزنگ کے لیے دیا اور کہا:

''جب اس کی کمپوزنگ مکمل ہوگی تو ان شاء اللہ 'دو باتیں' لکھ دوں گا۔''

لیکن کراچی سے واپسی پر وہ آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے تو یہ آخری کتاب اُن کی ''دو باتیں'' کے بغیر ہی گویا مکمل ہوگئی۔

''بچوں کے لیے قصص الحدیث'' کے انھوں نے ابھی صرف 13 صفحات ہی لکھے تھے۔ حسن اتفاق دیکھیے کہ ''بچوں کے لیے قصص الحدیث'' میں ان کی آخری تحریر 'موت کا فرشتہ' تھی۔

الحمدللہ! ماشاءاللہ! کس قدر خوش قسمتی کی بات ہے کہ اُن کی زندگی کا آخری کام بچوں کے لیے ''قصص القرآن'' اور ''قصص الحدیث'' کو تحریر کرنا تھا۔

ہم جب بھی صبح نماز فجر کے لیے اٹھتے تو ہمیشہ یہی دیکھتے کہ والد صاحب درمیانی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی ایک ایک آیت ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کر رہے ہوتے اور ہر آیت پڑھ کر پھر اس کا ترجمہ پڑھتے، آپ کو یہ بتانے کا مقصد ہے کہ آپ بھی ایسا کرنے والے بن جائیں، یقیناً بہت نفع ہوگا۔ وہ ہمیں اکثر کہتے تھے کہ دیکھو قرآن کریم اور حدیث شریف دونوں ہی لازم وملزوم ہیں، یہ نہ ہو کہ تم قرآن پاک کا ترجمہ پڑھو اور سمجھ لو بس یہی کافی ہے، آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھنا ممکن نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ انھیں ہر وقت نماز ہی کی فکر رہتی تھی، حتیٰ کہ آخری دنوں میں وہ ہم گھر والوں کا مقابلہ کرواتے کہ کون کتنی نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھتا ہے اور پھر اول، دوم، سوم آنے والوں کو ہر دس دن کے بعد ہزار، پانچ سو، تین سو کے حساب سے انعام دینا شروع کر دیا تھا، وہ جاتے جاتے ہمیں پکا کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ بس قرآن اور سنتوں کی پیروی اور نماز کو ہم اپنے

اشتیاق احمد کی آخری مکمل کتاب

حضرت اشتیاق احمد رحمہ اللہ جب بھی کراچی آتے، یہاں قیام کے دوران کچھ نہ کچھ لکھنے کا معمول رہتا، مثلاً کہیں کسی تقریب میں کچھ کہنے کے لیے لکھ کر لے جاتے، کسی کتاب کا اشتہار لکھ دیتے، ایک دو بار بچوں کا اسلام کی 'دو باتیں' یہاں لکھیں۔ البتہ معمول کا کام ضرور متاثر ہوتا، جب بھی آنا ہوتا کہتے:

''آنے سے پہلے اور جانے کے بعد کام کی رفتار اور وقت کی مقدار میں کافی اضافہ کرنا پڑتا ہے، تاکہ تمام کام بروقت مکمل ہو سکیں۔''

ہمیشہ کسی نہ کسی کتاب کا مسودہ ساتھ ضرور ہوتا، وقت ملتا تو اس پر کام کر لیتے۔ اس بار غالباً مسودہ پاس کوئی نہیں تھا، لیکن لکھنے کے لیے کاغذ ساتھ رکھے تھے۔

البتہ ارادے، چاہت اور خواہش کے باوجود آخری 6 دن میں لکھنے کا کوئی کام نہ کر سکے۔ گویا آخری دورے میں آٹوگراف لینے والوں کے لیے جو شعر یا کوئی جملہ لکھتے اور دستخط کیا کرتے، بس وہی کیے جا سکے۔ کوئی نئی تحریر یا کہانی نہیں

میں نے کہا:

''وہ وراثت کا حصہ ہے، میرے لیے سعادت ہوگی کہ ان کے سارے ورثا مجھے اپنی خوشی سے وہ تسبیح دے دیں۔''

بہرحال بات یہ چلی تھی کہ ایئرپورٹ پر اشتیاق صاحب نے کچھ لکھا تھا یا نہیں؟ جب نوید بھائی سے پوچھا تو انھوں نے بتایا۔ بیگ سے کسی قسم کی کوئی تحریر نہیں ملی۔ یہ بات بہ ظاہر بہت عجیب ہے، لیکن حقیقت یہی ہے کہ خلافِ معمول ایئرپورٹ پر بھی انھوں نے کچھ نہیں لکھا تھا، ورنہ ہمیشہ ایسا موقع ضائع کرنا یا لکھے بغیر گزارنا پسند نہیں کرتے تھے۔ یقیناً میری طرح دیگر قارئین کو بھی یہ جاننے کا اشتیاق ہوگا کہ 800 ناول اور ہزاروں کہانیاں اور افسانے لکھنے والے اس عظیم لکھاری، مصنف اور ادیب کی آخری تحریر کون سی ہے؟ یہ بات ان کے بیٹے اور گھر والے ہی بتا سکتے تھے۔ جب بھائی نوید نے سارا سامان دیکھا، تمام تحریریں دیکھیں، بھائیوں سے معلومات لیں تو پتا چلا کہ بچوں کا اسلام شمارہ 705 مکمل کر چکے تھے، 706 کی دو باتیں بھی لکھ چکے تھے... لیکن آخری تحریر ان میں سے کون سی تھی یا ان کے علاوہ کوئی اور تھی؟ یہ ہمیں یقینی طور پر معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ یہ سوال بہت اہم تھا کہ پتا چلے، آخری تحریر کون سی تھی؟

اُن دنوں اشتیاق احمد بچوں کے لیے 'قصص القرآن' اور 'قصص الحدیث' لکھ رہے تھے۔

ہیں۔"

یہ سن کر سب گھبرا گئے اور اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی:

"اے اللہ! ہمیں اس ظالم سے بچا۔"

انھوں نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی۔ کتا بھی غار کے منہ پر اپنے بازو پسار کر سو گیا۔

بادشاہ کے سپاہیوں نے ان نوجوانوں کو ہر طرف تلاش کیا، لیکن وہ نہ ملے، اس پر دقیانوس نے ان کے ماں باپ کو پکڑ کر بلوایا اور ان سے پوچھا:

"بتاؤ... تم لوگوں کے بیٹے کہاں ہیں؟"

ان لوگوں نے گڑگڑا کر کہا:

"بادشاہ سلامت! ہمیں نہیں معلوم... وہ کہاں چلے گئے ہیں... آپ ہم پر رحم کیجیے اور ہمیں چھوڑ دیجیے۔"

دقیانوس نے انھیں چھوڑ دیا... دوسرے دن وہ خود سپاہیوں کو لے کر ان نوجوانوں کی تلاش میں نکلا اور اس غار کے منہ تک پہنچ گیا، لیکن اس پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ غار میں داخل نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بادشاہ سے محفوظ رکھا... بالکل اسی طرح جیسے حضور نبی کریم ﷺ کو غارِ ثور میں مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا، حالاں کہ وہ غارِ ثور کے کنارے پر تھے... ذرا بھی جھک کر اندر دیکھ لیتے تو حضور